

احرام کی حالت میں پٹی والی چیل پہننے کا حکم

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

فتویٰ نمبر: Mad-2107

تاریخ اجراء: 10 ذوالقعدة الحرام 1439ھ / 24 جولائی 2018ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا مرد احرام میں ایسی چیل پہن سکتے ہیں جس میں قدم کا درمیانی حصہ تو کھلا ہوتا ہے لیکن ایک پٹی وسط قدم کی ابھری ہڈی اور ٹخنے کے درمیانی حصے سے اس طرح گزرتی ہے کہ سائیدوں سے ٹخنوں کا کچھ حصہ چھپ جاتا ہے اور سامنے کی طرف وسط قدم کی ابھری ہڈی سے اوپر پاؤں اور پنڈلی کا جوڑیا اس کا کچھ حصہ چھپتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور جو تا مرد کے لئے احرام کی حالت میں پہننا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ احرام کی حالت میں جوتے کے ذریعے قدم کے درمیان والی ابھری ہڈی کو اور اس سے اوپر والے سارے حصے کو کسی بھی جانب سے چھپانے کی اجازت نہیں ہے، ہاں اس ابھری ہڈی سے نیچے قدم کا جو حصہ چاروں طرف ہے، اسے چھپانے کی اجازت ہے۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں موزے پہننے کی اس صورت میں اجازت دی جب ان کو اوپر سے اتنا کاٹ دیا جائے کہ وہ کعبین (ابھری ہڈیوں) سے نیچے تک ہو جائیں یعنی کعبین اور ان کے اوپر والا حصہ ظاہر رہے۔

چنانچہ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں: ”فمن لم يجد النعلين فليلبس الخفين، وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين“ ترجمہ: پس جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ لے یہاں تک کہ وہ ابھری ہڈیوں سے نیچے ہو جائیں۔ (صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 82، دار طوق النجاة)

اس حدیث پاک میں ”کعب“ کا لفظ استعمال ہوا ہے اور کعب کا اطلاق دو جگہوں پر ہوتا ہے: (1) ایک تو وہ ہڈی جو

پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر دائیں بائیں ابھری ہوتی ہے، جسے اردو میں ٹخنہ کہتے ہیں۔ (2) اور دوسری وہ اونچی و ابھری ہڈی جو قدم کے درمیان میں اوپر کی جانب ہوتی ہے۔

حدیث پاک میں ان دونوں میں سے کسی ایک کو متعین نہیں کیا گیا اور اس لفظ کے تحت سابقہ دونوں معنی درست ہو سکتے ہیں، لیکن چونکہ دوسرے معنی یعنی قدم کے درمیان والی ہڈی مراد لینے میں زیادہ احتیاط ہے کہ اس کو مراد لینے کی صورت میں پاؤں کا زیادہ حصہ کھلا رہے گا۔ اس لئے ہمارے فقہائے کرام نے احرام کے باب میں ”کعب“ سے مراد قدم کے وسط والی ابھری ہڈی ہی مراد لی اور یہ فرمایا کہ اس ہڈی کو اور اس کے اوپر جتنا حصہ ہے، اسے چھپانے کی اجازت نہیں، ہاں اس ہڈی سے نیچے والے حصے کو چھپا سکتے ہیں چاہے وہ قدم کے دائیں بائیں کا حصہ ہو یا سامنے کا یا پیچھے کا۔

الجوهرة النيرة میں ہے: ”والكعب هنا هو الناتئ في وسط القدم عند معقد الشراك“ یعنی کعب سے مراد یہاں وہ ہڈی ہے جو قدم کے درمیان میں تسمہ باندھنے کی جگہ پر ابھری ہوتی ہے۔ (الجوهرة النيرة، جلد 1، صفحہ 152، المطبعة الخيرية)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”والكعب هنا المفصل الذي في وسط القدم عند معقد الشراك كذا في التبيين“ ترجمہ: کعب یہاں پر وہ جوڑ ہے جو قدم کے درمیان میں تسمہ باندھنے کی جگہ کے قریب ہوتا ہے، ایسا ہی تبیین میں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 224، دار الفکر، بیروت)

در مختار میں ہے: ”(و خفين إلا أن لا يجد نعلين فيقطعهما أسفل من الكعبين) عند معقد الشراك“ یعنی: احرام کے بعد محرم موزے پہننے سے نیچے الایہ کہ اگر اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزوں کو کاٹ لے یہاں تک کہ وہ ان ابھری ہڈیوں سے نیچے ہو جائیں جو تسمہ باندھنے کی جگہ کے قریب ہوتی ہیں۔

”أسفل من الكعبين“ کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”الذي في الحديث وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين، وهو أفصح مما هنا ابن كمال والمراد قطعهما بحيث يصير الكعبان وما فوقهما من الساق مكشوفاً لا قطع موضع الكعبين فقط كما لا يخفى“ ترجمہ: حدیث میں جو بات ارشاد ہوئی وہ یوں ہے: ”تو وہ دونوں موزوں کو کاٹ لے یہاں تک کہ وہ ابھری ہڈیوں سے نیچے ہو جائیں۔“ اور یہ الفاظ زیادہ فصیح ہیں بنسبت اس کے جو یہاں استعمال ہوئے، ابن کمال۔ اور مراد یہ ہے کہ موزوں کو یوں کاٹ لیا جائے کہ دونوں

ابھری ہڈیاں اور ان سے اوپر جو پنڈلی کا حصہ ہے وہ کھلا رہے نہ یہ کہ فقط ابھری ہڈیوں کی جگہ کو کاٹ لیا جائے جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

اور ”عند معقد الشراك“ کے تحت لکھتے ہیں: ”وهو المفصل الذي في وسط القدم كذا روی هشام عن محمد، بخلافه في الوضوء فإنه العظم الناتئ أي المرتفع ولم يعين في الحديث أحدهما لكن لما كان الكعب يطلق عليهما حمل على الأول احتياطاً لأن الأحوط فيما كان أكثر كشاف بحر“ ترجمہ: یہ وہ جوڑ ہے جو قدم کے درمیان میں ہوتا ہے جیسا کہ امام ہشام نے امام محمد سے روایت کیا ہے بخلاف وضو کے، کہ وضو میں اس سے مراد وہ ہڈی ہوتی ہے جو ابھری یعنی بلند ہوتی ہے اور حدیث میں ان دونوں میں سے کسی ایک کو معین نہیں کیا گیا لیکن جب کعب کا اطلاق دونوں ہڈیوں پر ہوتا ہے تو (باب احرام میں) احتیاط اس سے پہلی والی ہڈی (یعنی جو وسط قدم میں ہوتی ہے وہ) مراد لی جائے گی کیونکہ زیادہ احتیاط اس میں ہے جس میں پاؤں کا زیادہ حصہ کھلا رہے، بحر۔ (درمختار مع رد المحتار، کتاب الحج، جلد 3، صفحہ 572، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے ایک مقام پر یہ تحریر فرمایا: ”ظاہر یہ ہے کہ احرام میں ایڑیاں چھپانا بھی جائز نہیں“ اس پر امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے جد الممتار میں فرمایا: ”أقول: بل الظاهر خلافه على ما اقتضاه ثنيا الحديث: ((فليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين)) وقد فسّر اها هنا بمعقد الشراك في وسط الرجل، وهو مفصل الساق والقدم فإذا بقي مكشوفاً من كل جانبٍ جاز ستر ما وقع تحته من الصدر والعقب والأطراف جميعاً“ ترجمہ: میں کہتا ہوں: بلکہ ظاہر اس کے برخلاف ہے (یعنی ایڑی چھپانا ممنوع نہیں ہے) جیسا کہ اس حدیث کا استثناء تقاضا کرتا ہے ”کہ ان موزوں کو کاٹ دے یہاں تک کہ وہ ابھری ہڈیوں سے نیچے ہو جائیں۔“ اور ان ابھری ہڈیوں کی تفسیر یہاں پر یہ کی گئی ہے کہ جو قدم کے درمیان میں تسمہ باندھنے کی جگہ ہوتی ہے اور یہ پنڈلی و قدم کا جوڑ ہے پس جب یہ ہر جانب سے کھلا رہے تو جو اس کے نچلا حصہ ہے، اس کا چھپانا، جائز ہے چاہے وہ قدم کے سامنے کا حصہ ہو یا ایڑی ہو یا بقیہ تمام اطراف ہو۔ (جد الممتار، جلد 4، صفحہ 313، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مناسک ملا علی قاری پر علامہ حباب اپنے حواشی میں لکھتے ہیں: ”قال الشيخ ابو الطيب في حاشيته على الدر المختار: اقول يستفاد منه ان الخف يقطع من الكعب بحيث يبقى ما فوقه الى الساق مكشوفاً لانه يقطع منه موضع الكعب فقط اه“ ترجمہ: شیخ ابو الطیب اپنے حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں: ”میں کہتا ہوں: اس

سے مستفاد ہے کہ موزہ کعب (ابھری ہڈی) سے یوں کاٹا جائے کہ ہڈی سے اوپر پنڈلی تک کا حصہ کھلا رہے نہ یہ کہ فقط ابھری ہڈی کی جگہ کاٹ لی جائے۔ (حاشیہ حباب علی شرح المنسک المتوسط، صفحہ 58، مخطوط)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ قدم کے درمیان میں جو ابھری ہڈی ہوتی ہے، اس سے نیچے والے حصے کو احرام میں چھپانا، جائز ہے، لیکن اس سے اوپر قدم کا جو حصہ ہے اس کو چھپانا، جائز نہیں اور سوال میں جس جوتے کا تذکرہ ہے اس میں اگرچہ قدم کا درمیانی حصہ کھلا ہے، لیکن اس درمیانی حصے سے اوپر کا کچھ حصہ اور ٹخنوں کا کچھ حصہ چھپ رہا ہے، لہذا حدیث و فقہ کے مطابق ان جوتوں کو احرام کی حالت میں پہننا جائز نہیں، لہذا مرد کو حالت احرام میں ایسا جوتا پہننے سے بچنا ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.daruliftaahlesunnat.net



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net